فہرست مخطوطات
ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی

محمد مشتاق تجاروی ایم اے فاضل دیوبند

ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی کا قیام ۱۹۸۱ء میں عمل میں آیا تھا۔ اس ادارہ کے قیام کا بنیادی مقصد اسلامیات کے مختلف شعبوں میں تحقیقات پیش کرنا اور اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا جائزہ لینا تھا۔ اس مقصد کے لیے یہ ادارہ مستقل سرگرم عمل ہے۔

اس ادارہ کے پاس فی الحال ایک مختصر سی لائبریری ہے جس میں مختلف موضوعات پر عربی، فارسی، انگریزی اور اردو زبانوں میں معیاری کتابیں موجود ہیں۔ اس لائبریری کا ایک حصہ مخطوطات پر مشتمل ہے۔ ان مخطوطات کا تعارف ذیل کی سطور میں پیش ہے۔ اگرچہ فی الوقت ان سے استفادہ ممکن نہیں تاہم بہت جلد ان کو قابل استفادہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

۱۔ کنز العرفان فی فقہ القرآن (تفسیر) نمبر موجودات ۳۹ صفحہ ۴۳۶

مصنف۔ محمد بن علی الشیرازی ۹۶۳ھ

اس میں فقہی ابواب کی ترتیب سے قرآن کریم کی تفسیر کی گئی ہے۔ مصنف شیعہ مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں جس کی عکاسی پوری تفسیر میں محسوس ہوتی ہے۔

۲۔ منبہات ابن حجر۔ (حدیث) نمبر موجودات ۱۶۴۴ صفحہ ۱۳۲

مصنف ابن حجر عسقلانی

پہلے صفحہ پر لکھا ہوا ہے "کتب خانہ دار المطالعہ جماعت اسلامی ٹونک راج" ہر حدیث کے شروع میں سرخ روشنائی کا استعمال ہے۔ کتابت بہت صاف اور کاغذ چکنا ہے۔ جلد مضبوط، سن کتابت مذکور نہیں۔ بعض جگہ عربی الفاظ کا اردو ترجمہ درج ہے۔

۳۔ تنزیہہ الشریعہ (حدیث) نمبر موجودات ۹۹۹ صفحے ۲۸۷ بڑا سائز
مصنف: مجہول

شروع میں اڑتیس صفحات تک اسماء الرجال سے متعلق ایک مقدمہ ہے اس میں رجال حدیث کا تعارف اور ان پر شاندار جرح کی گئی ہے۔ جرح کا انداز بتاتا ہے کہ مصنف فن اسماء الرجال کا ماہر ہے اس کے بعد کتاب شروع ہوتی ہے جو چونتیس کتابوں پر مشتمل ہے پہلی کتاب التوحید ہے۔

۴۔ مجہول الاسم (حدیث)

حدیث کی ایک کتاب ہے۔ شروع میں لکھا ہے "فہذہ المختصر من الکتب الصحاح واقوال اہل الفلاح عبرۃ للاصحاب وتذکرۃ للاولی الالباب" پہلا باب "باب بدء الموت" ہے لیکن افسوس کہ صرف ایک ہی ورق دستیاب ہے۔

۵۔ تلخیص غنیۃ المتملی (فقہ) نمبر موجودات ۵۰۴ صفحے ۴۰۰
مصنف۔ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم الحلبی

یہ کتاب مصنف کی دوسری کتاب "غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی" کی تلخیص ہے۔ جسے مصنف نے خود کیا ہے۔ بہت شاندار مخطوطہ ہے۔ حروف موتی کی طرح جڑے ہوئے ہیں کتاب کے شروع میں خوبصورت بیل بوٹے ہیں جس میں سونے کے پانی کا استعمال ہے۔ ہر صفحہ پر بھی سونے کے پانی سے سطریں کھینچ دی ہیں۔ کاتب کا نام شیخ لطف اللہ بن شیخ عبدالمجید القادری ہے۔ تاریخ کتابت ۲۲ جمادی الاول سنہ ثمانون واربع (افسوس کہ سن کٹا ہوا ہے)

۶۔ نصاب الاحتساب (فقہ) نمبر موجودات ۱۴۲۸ صفحے ۱۶۲
مصنف عمر بن محمد بن السنامی

بہترین کتاب ہے۔ بنیسٹھ ابواب میں احتساب کی حیثیت اور اس کے دائرہ کار پر سیر حاصل بحث ہے۔ مصنف نے قال العبد کہہ کر تقریباً ہر مسئلہ میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف کے اندر مجتہدانہ بصیرت تھی۔ آخری صفحہ پر فارسی کے متعدد اشعار ہیں اور اس کے بعد یہ عبارت لکھی ہے "احقر الناس بندہ ضعیف گنہگار غلام محمد بن فقیر الحسن مجاور آستانہ غفران پناہ حضرت سید یوسف میر سکنہ سوپور از

دست فقیر قلم نمودہ برائے حضرت مشیخت پناہ وعفوفت دستگاہ غریب پرور رحم رہ باباجیو حضرت عبدالرحیم سلم اللہ تعالی ولمن دخل بیتہ بتاریخ ۹ نہم شہر شعبان المعظم المبارک سنہ ہزار نود سنہ ۱۰۹۰ھ۔

۷۔ ملہمات (تصوف) موجودات [illegible] مخطوطات ۲۰۲ مصنف: مولانا جلال الدین احمد ہانسوی

مخطوط بقلم یوسف علی صاحب۔ رسالہ عربی میں ہے اس کے نیچے فارسی میں ترجمہ دیا ہوا ہے، ہر صفحہ بہت خوبصورت انداز میں سرخ وسفید روشنائی سے لکھا ہوا ہے ہر سطر کے بعد دو لائنیں ہیں اور ہر صفحہ میں پانچ سطریں۔

۸۔ الروض المجود فی تحقیق وحدۃ الوجود (تصوف) نمبر موجودات ۷۰۵ صفحہ ۴۲

فضل حق خیرآبادی

مخطوط بقلم مولانا فضل حق رامپوری بتاریخ ۵ رمضان سنہ ۱۳۰۰ھ

۹۔ نسخ شرح شافیہ (نحو) نمبر موجودات ۱۶۴۲ صفحہ ۲۶۴

مصنف حسن بن محمد نیشاپوری لقب نظام الدین نظم اللہ اور نظام نحوی سے مشہور ہیں۔ مالک کے نام کی مہر میں ایک جگہ اکرام خاں لکھا ہے دوسری جگہ نذیر احمد خاں لکھا ہوا ہے۔ پہلے صفحہ پر یہ عبارت ہے "استعار شرح الشافیہ للنظام نحوی الاخ الصالح مولوی نذیر احمد خاں رامفوری وانا العبد تفضل حسین النجلوی الاکبر آبادی" ۲ صفر ۱۲۲۵ھ

۱۰۔ حاشیہ مقامات حریری (ادب) نمبر موجودات ۱۳۸۵

مصنف: مجہول

دفتی پر لکھا ہوا ہے در ملکیت مولوی محکم الدین صاحب از کتب خانہ مولانا حیدر صاحب مرحوم استاذ وزیر الدولہ والی محمد آباد المعروف ٹونک۔

پہلے صفحہ پر یہ عبارت درج ہے "در ملکیت المولوی عبدالرحمان حسنی حیدرآبادی ثم ٹونکی"۔ دفتی پر ایک جگہ لکھا ہے وصول پاکر سند لکھ دی ہے کہ سند رہے۔ نیچے دستخط ہیں مگر پڑھے نہیں گئے۔ تاریخ ۲۷ $\frac{12}{11}$ درج ہے اس سے اگلے صفحہ پر المولوی عبدالرحمن صاحب المدرس بمدرستہ الفتحپوری دہلی حررہ الحافظ مولوی عالم فاضل، وجہ تالیف سے متعلق یہ عبارت درج ہے "فقیر محمد فضل اللہ ابن شیخ ابراہیم ابن شیخ موسیٰ اسہرندی خواہرزادہ وشاگرد مولوی عبداللہ ابن مولوی عبدالحکیم سیالکوٹ قدس اللہ سرہ۔

۲۶۴

۱۱- دروس البلاغۃ وشرحہا (بلاغت) موجودات ۱۳۱ صہ ۱۹۴

مصنف: مجہول

یہ نسخہ خود شارح کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کس کتاب کی شرح ہے بقلم مصنف ہونے کی وجہ سے عبارت میں قطع و برید بھی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ مصنف کے زیر مطالعہ یہ رسالہ رہا ہے۔

۱۲- فرہنگ۔ عربی فارسی صہ ۳۷۸

مصنف - عبد اللطیف بن عبد اللہ

شروع میں لکھا ہے "این فرہنگیست مشتمل بر لغات عربیہ غریبیہ والفاظ عجیبیہ عجمیہ مثنوی مولوی معنوی" اس قاموس کی تیاری میں معتبر لغات مثلاً صراح، کنز اللغت، فرہنگ میر جمال الدین حسین المعروف بفرہنگ جہانگیری، کشف اللغات شیخ عبد الرحیم نور بہاری ومدار الافاضل شیخ الہداد سرہندی، و موید الفضلا، شیخ لاد دہلوی کے پیش نظر مرتب کیا ہے۔ ہندی میں مستعمل عربی فارسی الفاظ کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب قاموس کے انداز پر مرتب ہے۔ یعنی پہلا حرف باب اور آخری فصل۔ جیسے تاج العروس وغیرہ مقدمہ میں مولوی ابراہیم دہلوی اور جمال الدین خطیب کا شکریہ ادا کیا ہے۔ ایک جگہ برہان قاطع کا بھی ذکر ہے۔

۱۳- لغات عربی و فارسی نمبر موجودات ۶۹۱ صفہ ۶۳۶

مصنف۔

لغت کی ترتیب میں مادہ پیش نظر نہیں۔ مثلاً الف کی تحتی میں۔ استقرار۔ آرام گرفتن وثابت شدن یا اشتہار۔ شہرت دادن

مصنف نے متعدد جگہ قرآن وحدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔ مثلاً ایک لفظ ہے "استخمار" اس کے معنی بیان کرتے ہوئے مصنف نے لکھا ہے "قال علیہ السلام اذا اراد احدکم البول فلیستخمر الریح"

۱۴- شرح عقائد عضدیہ حصہ دوم۔ (عقائد وکلام) موجودات ۲۱ء۷۔ صفہ ۲۳۶

مصنف۔ محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی۔

اندرونی صفحات پر ایک جگہ لکھا ہوا ہے "المجلد الثانی من شرح عقائد ملا جلال" ہر ورق پر ایک مہر لگی ہے۔ مگر اسے کھرچ کر ناقابل فہم بنا دیا گیا ہے۔

۱۵۔شرح جدید التجرید (عقائد وکلام) نمبر موجودات ۶۸۴ صفحہ ۶۴
مصنف: مجہول
مالک کے نام کی مہریں "مرزا جان خاکپائے علماء ۱۲۱۸ھ" ایک دوسرے صفحہ پر ۱۲ مہریں ہیں جس میں ایک میں لکھا ہے "باقر علی خاں ۱۲۱۷ھ" ایک میں لکھا ہے "علی رضا خاں" ایک میں "بشارت علی ۱۱۸۰ھ" وغیرہ یہ نسخہ ۲۵۰ سال پرانا ہے۔

۱۶۔ الملل والنحل (فرق اسلامیہ) صفحہ ۱۲۸
مصنف: محمد بن عبدالکریم شہرستانی

۱۷۔ مختصر الملل والنحل (فرق اسلامیہ) نمبر موجودات ۱۱۰۹ صفحہ ۵۰
مصنف: محمد بن عبدالکریم شہرستانی۔ تلخیص۔ سید الوزراء ابوالقاسم محمود بن مظفر بن عبدالملک خاصۂ امیر المومنین کے حکم سے ہوئی۔

۱۸۔ حاشیہ مولانا رستم علی صاحب بر میر زاہد (منطق) نمبر موجودات ۲۳۲۶ صفحہ ۲۲۸
مصنف مولانا رستم علی صاحب۔
مقدمہ میں لکھا ہے "قد اشتغل عندی جمع من الطلاب بقراء حاشیۃ السید الزاہد الہروی المتعلقۃ علی الرسالۃ القطبیہ المعمولۃ فی التصور والتصدیق فالتمس بعض منہم ان اعلق علی تلک الحاشیہ حاشیہ تفتح مغلقاتہا وتوضح مقاصدہا"

۱۹۔شرح بر حاشیہ میر زاہد امور عامہ (منطق) نمبر موجودات ۱۱۱۱ صفحہ ۶۷۴
مصنف: مولانا عبدالعلی فرنگی محلی۔
مذکورہ نسخہ ابوالافضال محمد فضل حق رامپوری نے ۱۲۰۰ھ میں خریدا تھا بائع کا نام پھٹ گیا ہے۔

۲۰۔حاشیہ قاضی بر حاشیہ زاہدیہ۔ (منطق) نمبر موجودات ۱۱۱۴ صفحات ۲۳۴
مصنف قاضی مبارک۔
یہ نسخہ مولوی برکت صاحب کے حاشیہ سے نقل کیا گیا ہے۔ کتابت غالباً ۱۲۰۹ھ کی ہے۔

۲۱۔حاشیہ عبدالحق خیر آبادی (منطق) نمبر موجودات ۱۱۱۵ صفحات ۲۶۶
مصنف: عبدالحق خیر آبادی۔
صفحہ اول پر لکھا ہوا ہے مجموعہ حواشی مولانا برکت اللہ الہ آبادی وقاضی مبارک بر میر زاہد

امور عامہ دو جگہ لکھا ہوا ہے "انت تعلم ما فیہ" ابتدائی چند اوراق پھٹ گئے ہیں پہلے صفحہ پر بہت تفصیلی القاب و آداب کے ساتھ "امیر الامراء نجیب الدولہ بہادر" کا ذکر ہے۔

۲۲۔ حاشیہ مولوی عبد العلی بر میر زاہد و ملا جلال (منطق) نمبر موجودات ۸۲۰ صفحات ۱۳۲

مصنف۔ مولوی عبد العلی۔

۲۳۔ حاشیہ غلام یحیٰ بر تعلیقات میر زاہد (منطق) صفحات

مصنف: غلام یحیٰ بن نجم الدین البہاری۔ اس حاشیہ کی کتابت ۱۶ ذی الحجہ ۱۲۵۵ھ میں مکمل ہوئی۔ (ب) اسی جلد میں حاشیہ میر زاہد پر مولوی احمد علی کا بھی حاشیہ ہے جو ۳۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی کتابت ۲۵ ذی الحجہ ۱۲۵۵ھ کو مکمل ہوئی۔ (ج) اسی جلد میں تیسرا حاشیہ مولوی غلام نبی کا ہے صفحات ۴۴ ہیں۔ ۱۲۴۹ھ میں اس کی کتابت ہوئی ہے۔

۲۴۔ مولوی مبین بر میر زاہد۔ مصنف: ملا مبین صفحات ۱۳۸ (ناقص الآخر)

۲۵۔ افضل الحواشی علی شرح القاضی (منطق) نمبر موجوات ۱۳۱۴ صفحات ۲۴۰

مصنف مولانا فضل الحق خیر آبادی

یہ کتاب قاضی مبارک کی شرح سلم پر مولانا فضل حق خیر آبادی کا حاشیہ ہے۔

۲۶۔ حاشیہ ابو الفتح بر ملا جلال (منطق) نمبر موجودات ۸۴۰ صفحات ۶۰

مصنف۔ ابو الفتح

۲۷۔ حاشیہ للمحقق الفاضل مرزا جان حبیب اللہ الشیرازی علی الحاشیہ القدیمۃ المتوفی ۹۹۴ء (منطق) موجودات ۸۳۳ صفحات ۵۱۶

مصنف: مرزا جان حبیب اللہ

کاتب احمد سعید بجنوری نے بھوپال کے سرکاری کتب خانہ سے نقل کیا دن میں ۳ بجے صفر ۱۳۲۴ھ۔

۲۸۔ حاشیہ حمد اللہ (منطق) نمبر موجودات ۸۶۵ صفحات ۲۴

مصنف۔ قاضی حمد اللہ

۲۹۔ حاشیہ قاضی حمد اللہ (منطق) نمبر موجودات ۸۶۶ صفحات ۱۱۰

مصنف قاضی حمد اللہ

حررہ فقیر صغیر محمد سکندر بتاریخ ۵ ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۲ھ

۴۶۶

۳۰۔ حاشیہ اسدیہ علی میر ایساغوجی (منطق) نمبر موجودات ۸۵۱ صفحہ ۸۲
مصنف : اسد اللہ

شروع میں یہ عبارت درج ہے "انی لما رأیت شرح السید شریف جرجانی علی رسالۃ الاثریہ لکونہ خیر"

کاتب الفواصل محمد فاضل راولپنڈی نے رئیس حاجی بیت الرب محمد بن عبد الرز کے لیے ہفتہ کی رات ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ کو اس رسالہ کی کتابت کی

۳۱۔ شرح سلم تصدیقات (منطق) نمبر موجودات ۸۵۹ صفحات ۱۲۶
تصنیف مولوی محمد علی جونپوری

۳۲۔ مجہول الاسم (منطق) صفحات ۲۲۴

مالک کا نام مولوی فاضل افضل — ۳۰ صفر ۱۳۲۳ھ بروز شنبہ بوقت دو بجے دن کے شروع نمودم۔ صفحہ ۲۰ کے بعد ۲۱ اور ۲۲ سادہ ہے جس پر لکھا ہے سہواً چھوٹ گیا۔ کتاب میں جگہ جگہ شیخ الرئیس بو علی سینا، کے حوالے ہیں اور متعدد جگہ السید کے حوالے سے اقوال نقل کیے ہیں السید سے مراد غالباً سید شریف جرجانی ہیں۔ الشفاء کے حوالے بھی ہیں۔ یہ کتاب غالباً کسی کتاب کی شرح ہے۔

۳۳۔ مجہول الاسم (منطق) صفحات ۴۰۰
انتہائی بوسیدہ نسخہ ہے۔

۳۴۔ مجہول الاسم (منطق) نمبر موجودات ۸۶۰ صفحات ۳۶

۳۵۔ مجہول الاسم (منطق) صفحات ۳۳
محشی ابو الافضال مولانا فضل حق رامپوری
منطق کی کسی کتاب پر حاشیہ ہے۔

۳۶۔ شرح حکمت العین (فلسفہ) نمبر موجودات ۸۲۴ صفحات ۴۵۲
مصنف قطب الحق والدین شیرازی۔

یہ کتاب علامہ علی بن عمر الکاتبی القزوینی کی کتاب حکمۃ العین کی شرح ہے اور اس پر محمد بن مبارک شاہ البخاری کا حاشیہ ہے۔

۳۷۔ شرح حکمۃ العین (فلسفہ) نمبر موجودات ۴۹۴ صفحات ۴۵۶
۴۶۷

مصنف قطب الحق والدین شیرازی
اس کے پہلے صفحہ پر مختصر سا حاشیہ ہے اس کے بعد لکھا ہے محکم الدین فی بلدۃ تدمی ٹونک، آخری صفحہ پر ایک جگہ محمد قاسم مونگیری درج ہے اور ایک جگہ صرف محمد بن قاسم۔

سن کتابت یوم الرابع ۱۷ ربیع الاول ۱۱۰۰ھ ہے مالک کا نام قاضی برہان الدین ساکن ویلور ہے۔ کاغذ بوسیدہ اور سرخی مائل۔

۳۸۔ شرح مواقف امور عامہ (فلسفہ) نمبر موجودات ۱۱۱۹ صفحات ۳۱۸
مصنف
تاریخ کتابت ۱۰۸۰ھ فی یوم الجمعہ ۸ ربیع الاول المبارک المعظم

۳۹۔ شرح مواقف (فلسفہ) نمبر موجودات ۱۴۳۴ صف
مصنف
آخر میں درج ہے۔ الحمد للہ کہ شرح المواقف بسعی پوری تمام کی بتاریخ بستودوم [۲۲] شہر شعبان المعظم ۱۳۲۹ھ ہشت دہم ماہ اگست ۱۹۱۱ء عیسوی نوشت منشی، احقر الانام محمد یوسف علی خاں کو ساتھ دعا کے یاد کریں۔

۴۰۔ رسالہ للعلامہ الدوانی فی تحقیق الوجود (فلسفہ) نمبر موجودات ۸۴۳ صہ بڑی تقطیع
مصنف علامہ دوانی۔

۴۱۔ حاشیہ الصدر اللمحقق الدوانی۔ ابوالفضل محمد فضل حق۔

۴۲۔ الہیات الشفاء۔ (فلسفہ) نمبر موجودات ۸۲۵ صفحہ ۲۳۹ بڑی تقطیع
مصنف: الشیخ الرئیس بوعلی سینا۔
پہلے صفحہ پر مولانا فضل حق خیر آبادی کا نام ہے اور آخر میں کاتب کا نام محمد فضل الرحمٰن شائستہ آبادی لکھا ہے۔ تاریخ ۱۴ ماہ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ۔

۴۳۔ تعلیق لصدر الحکماء علی الشفاء (فلسفہ) موجودات ۸۳۰ صہ ۱۷۰ بڑی تقطیع
مصنف: صدر الحکماء

۴۴۔ حاشیہ آغا حسین الخوانساری علی الحاشیۃ القدیمہ للمحقق دوانی وحاشیہ مرزاجان الشیرازی (فلسفہ)
مصنف: آغا حسین الخوانساری موجودات صفحہ ۵۰۰
یہ حاشیہ مولانا ابوالعباس محمد علی کے افادات سے مرتب ہوا ہے۔ بہت ضخیم

متوسط تقطیع سَو سَو صفحات کی کم از کم دس جلدیں ہوں گی۔

۴۵۔ رسالۃ المحودہ۔ (فلسفہ) صـ۳

مصنف: المحقق الدوانی

یہ رسالہ محقق جلال الدین الدوانی نے صدر الدین شیرازی کے ایک رسالہ کے جواب میں لکھا ہے۔

بقلم احمد سعید افضل گڈھی۔ ۱۲ر صفر المظفر بروز آدینہ بوقت ۲½ بجے ۱۳۱۹ھ بمقام ٹونک (ہم سایہ وہم وطن مولوی علی ظفر صاحب)

۴۶۔ رسالہ در تحقیق علم (فلسفہ) نمبر موجودات ۲۴۴۵ صـ۳۴

مصنف: مولانا فضل حق خیر آبادی

۴۷۔ ہدیۃ علی الہدیۃ السعیدیہ (فلسفہ) نمبر موجودات ۲۴۴۵ صـ۱۵۲

مصنف

کاتب بندہ حقیر عطاء الرحمٰن ابن جناب حکیم عبد الرحمٰن صاحب ساکن محمد آباد عرف ٹونک ۲۵ جمادی الآخر ۱۳۱۹ھ۔

۴۸۔ شرح الاشارات نمبر موجودات ۸۰۳ صـ۲۴۰

مصنف: محمد بن عمر رازی

یہ نسخہ محمد اشفاق رامپوری نے ۱۳۲۹ھ میں نواب محمد علی خاں صاحب بہادر کے عہد میں مدرسہ عالیہ ریاست رامپور کے پرنسپل ابو الافضال مولوی الفاضل محمد فضل حق کے حکم سے تیار کیا۔ ۲۲ر رجب ۱۳۲۹ھ

۴۹۔ مجہول الاسم (فلسفہ) نمبر موجودات ۸۴۵ صفحات ۲۰۲ لیکن شروع کے ۱۰۰ صفحات بریدہ ہیں۔ آخری صفحہ پر سرخ روشنائی سے لکھا ہے۔ بقیمت ۱۳ ؏ ازمنشی عنایت حسین خرید کردم در ملک محمد حسین الدین بجنوری۔

۵۰۔ مجہول الاسم (فلسفہ) نمبر موجودات ۸۴۶ صفحہ ۱۲۰

در ملک محمد حسین الدین بجنوری بقیمت ۸ ؏ از عنایت علی خرید کردم۔ کاتب غالباً شمس الدین محمد الحسینی ۱۰۸۲ھ ہے۔

۵۱۔ مجہول الاسم (فلسفہ) صـ۱۵۰

کسی فلسفہ کی کتاب پر حاشیہ ہے۔

۵۲۔ مجہول الاسم (فلسفہ)

کسی کتاب کی شرح ہے۔ ابتدائی چند صفحات پر حاشیہ ہے حاشیہ میں لکھا ہے مولوی عبداللہ سلمہ غالباً کسی ضخیم کتاب کا حصہ ہے۔ اس میں صرف طبعیات کی بحث ہے کاتب مسیح اللہ اور تاریخ کتابت ۱۴ شوال سنہ ۱۲۹۰ھ ہے۔

۵۳۔ حاشیہ شمس بازغہ (ہیئت) نمبر موجودات ۸۱۱ صـ ۶۲۶

مصنف: میر فتح اللہ جونپوری

درملکیت مولانا محمد حسن مدظلہٗ

۵۴۔ اقلیدس۔ (ریاضی)

بہت بوسیدہ نسخہ ہے۔ آگے پیچھے سے بریدہ۔

مخطوطات فارسی

۵۵۔ نظم الجواہر ونضد الفرائد ج اول تفسیر

مفتی ولی اللہ فرخ آبادی

اپنے انداز کی منفرد کتاب ہے۔ اس میں مصنف نے تیس ابواب اور متعدد فصلوں کے تحت تفسیر اور متعلقات تفسیر سے بحث کی ہے۔ ج اول میں دس ابواب ہیں۔

۵۶۔ نظم الجواہر ونضد الفرائد سوم موجودات ۴۸ صـ ۳۸۷

مفتی ولی اللہ فرخ آبادی

اس میں گیارہ ابواب ہیں

۵۷۔ صـ ۳۰۰

ایک فارسی تفسیر انتہائی ناگفتہ حالت میں۔ آخر میں سادہ ورق پر مولوی فضل حق کا نام لکھا ہے ایک جگہ از حضرت مولانا استعارہ۔ تفسیر آخر میں حکیم سنائی کے اس شعر پر ختم ہوتی ہے۔

اول وآخر قرآن زچہ باآمد میں یعنی اندر رہ دیں رہبر تو قرآن بس است

۵۸۔ رسالہ وحدۃ وجود مع بیان تنزلات ستہ در تصوف (تصوف) نمبر موجودات ۴۸۳، صفحات ۳۹

مصنف عبدالعلی بن نظام الدین محمد الانصاری۔ درعہد نواب ظہیر علی خاں

شیخ عبدالعلی نے عربی میں ایک رسالہ مسئلہ وحدۃ الوجود وشہود الحق فی کل موجود تحریر فرمایا تھا۔ یہ مصنف کے قلم سے اس کی شرح ہے۔ سن ۱۳۰۶ھ۔

۵۹۔ منافع القلوب (تصوف) موجودات ۵۸۲

مصنف: قاضی شہاب الدین۔

مالک کا نام احمد علی لکھا ہوا ہے۔ خود کتاب کے آخر میں مصنف کا نام احسان لکھا ہوا ہے۔ صفحات مذکور نہیں اور شمار کرنا ممکن نہیں۔ اندازہ ہے کہ ۱۰۰ کے قریب ہوں گے۔

۶۰۔ مجہول الاسم ص ۵۰۰

حضرت علیؓ سے متعلق ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف معتدل مزاج شیعہ ہے۔ چونکہ خلفائے ثلثہ اور دیگر صحابہ کا نام احترام سے لیا گیا ہے۔ اسی طرح مسند احمد، صحیح بخاری و مسلم، مشکوٰۃ اور اہل سنت کی دیگر کتابوں کے حوالے ہیں۔ آخر میں مولانا جامی اور مولانا روم کے اشعار بھی۔

۶۱۔ مینا بازار (ادب) نمبر موجودات ۱۹۷۰ ص ۴۹

یہ رسالہ غالباً مینا بازار کی سیر سے متعلق ہے۔ مہر میں محمد صدیق حسن میرٹھ لکھا ہوا ہے۔

۶۲۔ لیلاوتی راکھ (ریاضی)

مصنف: بھاسکر آچاریہ

اس کتاب کی تصنیف غالباً ۳۲۷ء میں ہوئی تھی۔ مترجم نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ مصنف نے اس کی تاریخ ہندوستانی ۱۱۰۰ لکھی تھی جو ہجری اعتبار سے ۳۴۷ھ ہوتی ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ ۳۲ الٰہی میں عہد اکبری میں ہوا تھا۔ مذکورہ نسخہ کے صرف چند اوراق باقی ہیں ان میں وجہ تصنیف کا ہلکا سا تعارف ہے اور اصل کتاب کے چند اوراق مخطوطہ کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ بڑے اہتمام سے لکھا گیا تھا۔ ہر صفحہ پر خوبصورت تارے بنے ہوئے ہیں

مخطوطات اردو

نظم الجواہر و نضد الفوائد تفسیر ۲

مصنف ولی اللہ فرخ آبادی

۱۷۰

غالباً خود مصنف نے اپنی فارسی تفسیر کو اردو قالب دینے کی کوشش کی تھی لیکن صرف دو صفحہ لکھے۔

۶۴۔ برہان سماع (تصوف) ص۳۰

مصنف مولوی حافظ محمود بخش چشتی صابری اکبرآبادی

بخط مصنف۔ ماہ ذی قعدہ ۱۳۱۲ھ مطابق گیارہ مئی ۱۸۹۵ء یوم شنبہ بمقام اٹاوہ بقلم عاصی فقیر محمود بخش چشتی ناصری اکبرآبادی۔

۶۵۔ ذبیحہ سے متعلق چند فتاویٰ۔ موضوع بحث "شیخ سدو یا کسی اور کے نام پر چھوڑا گیا جانور اگر اللہ کے نام سے ذبح کر دیا جائے تو کیا اس کا کھانا جائز ہوگا"۔

(الف) پہلا فتویٰ۔ اصل موجود نہیں ہے۔ اس فتویٰ میں اس جانور کا گوشت کھانے کو جائز کہا ہے۔ اس کے آخر میں دستخط کرنے والوں میں محمد عبداللہ، محمد عبدالرحیم بخاری، مولوی سید احمد، فیض احمد، امام و خطیب مسجد اکبری۔

(ب) مذکورہ بالا فتویٰ کا جواب محمد اکبر حسین علوی نے دیا ہے دستخط کرنے والوں میں سلامۃ اللہ اعظم گڑھ، نذیر حسین، سید محمد ۱۲۸۱ محمد اسمٰعیل علی گڑھ، محمد لطف اللہ ہیں۔ یہ فتویٰ عدم جواز کے سلسلے میں ہے۔

(ج) مذکورہ بالا فتویٰ کا جواب چھوٹی تقطیع کے بارہ صفحات پر دیا گیا ہے۔ مجیب کا نام معلوم نہیں۔

(د) اسی فتویٰ کی نقل ہے۔

(ھ) اسی موضوع پر بڑی تقطیع کے چودہ صفحات پر مشتمل تفصیلی جواب علماء اہل سنت کی طرف سے۔

(و) اسی کتاب کا دوسرا نسخہ ص۱۳

(ز) اسی کتاب کا تیسرا محشی اور ناقص نسخہ ص۲

(ح) (ب) میں مذکور فتویٰ کا دوسرا جواب بڑی تقطیع

(ط) (ب) میں مذکور فتویٰ کا تیسرا جواب بڑی تقطیع۔

۶۶۔ رسالہ خضابات (طب) ص۱۶

ایک جگہ حکیم دہلوی کا حوالہ ہے ممکن ہے حکیم اجمل خاں مراد ہوں۔ زبان شستہ ہے۔